امام صادق آنلائن مدرسہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

درس:۱۱

عنوان: غالی اور شیعہ میں فرق

غُلو کا معنی:

غُلو یعنی کسی چیز کا حد سے تجاوز کر جانا یا کسی چیز کو اسکی حد سے بڑھا دینے کو غُلو کہتے ہیں۔

اگر چیزوں کی قیمتیں بڑھ جائیں تو اس کو غَلا کہتے ہیں۔ غَلا سِعْر = قیمیت مہنگی ہو گئی۔

اگر کسی شخص کی منزلت کو حد سے بڑھا دیا جائے تو اسے غُلو کہتے ہیں۔

قرآن مجید کی دو آیات میں غلو کا لفظ استعمال ہوا ہے:

۱۔ يَاأَهْلَ الْكِتَابِ لَا تَغْلُوا فِي دِينِكُمْ وَلَا تَقُولُوا عَلَى اللَّهِ إِلَّا الْحَقَّ ۚ إِنَّمَا الْمَسِيحُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَسُولُ اللَّهِ وَكَلِمَتُهُ أَلْقَاهَا إِلَىٰ مَرْيَمَ وَرُوحٌ مِنْهُ ۖ فَآمِنُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ ۖ وَلَا تَقُولُوا ثَلَاثَةٌ ۚ انْتَهُوا خَيْرًا لَكُمْ ۚ إِنَّمَا اللَّهُ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ ۖ سُبْحَانَهُ أَنْ يَكُونَ لَهُ وَلَدٌ ۘ لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۗ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ وَكِيلًا (نساء 171)

ترجمہ: اے اہل کتاب! اپنے دین میں غلو سے کام نہ لو اور اللہ کے بارے میں حق بات کے سوا کچھ نہ کہو، بے شک مسیح عیسی بن مریم تو اللہ کے رسول اور اس کا کلمہ ہیں جو اللہ نے مریم تک پہنچا دیا اور اس کی طرف سے وہ ایک روح ہیں۔

قرآن مجید کی ایک دوسری آیت جس میں غلو کا تذکرہ ہے۔ ارشاد رب العزت ہے:

’’ قُلْ يَآ اَهْلَ الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ غَيْرَ الْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعُوْٓا اَهْوَآءَ قَوْمٍ قَدْ ضَلُّوْا مِنْ قَبْلُ وَاَضَلُّوْا كَثِيْرًا وَّضَلُّوْا عَنْ سَوَآءِ السَّبِيْلِ‘‘ (سورہ مائدہ،۷۷)

ترجمہ: اے رسول ﷺ! کہہ دو کہ اے اہل کتاب اپنے دین میں حد سے تجاوز نہ کرو اور اس قوم کی خواہشات کی پیروی نہ کرو جو پہلے گمراہ ہو چکی ہے اور بہت سے لوگوں کو بھی گمراہ کر چکی ہے اور سیدھے راستہ سے بہک چکی ہے۔

علم کلام کی اصطلاح میں غُلو کا مطلب:

غالی ان لوگوں کو کہا جاتا ہے کہ جو کسی انسان کو خدائی کا مرتبہ دیں یا کسی عام شخص کو نبی کا درجہ دیں۔

غُلو کو خاص طور پر اس گروہ کے لئے استعمال کیا جاتا ہے کہ جو اہلبیت علیہم لسلام کو حد سے بڑھا دیتے ہیں۔

اہلبیت علیہم لسلام اس بات کے شدید مخالف ہیں کہ ان کو حد سے بڑھا دیا جائے اور غُلو کیا جائے۔

غالی فرقے:

(۱) دروزیہ

(۲) اہل حق یا نصیریہ